آیت اللہ سید علی خامنہ ای سے

ولایت فقیہ

کے بارے میں چند

سوال

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف:

راقم الحروف نے 25 مارچ 2012 کو ایران کے ولی فقیہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کو ایک ای میل کے ذریعے ولایت فقیہ کے بارے میں فارسی میں چھ سوال ارسال کئے۔ یہ سوال محض سوال نہیں تھے جو ایک ناواقف شخص کسی عالم یا مجتہد سے پوچھتا ہے۔ یہ سوالات ایک ایسے طالب علم کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں جس نے نظریہ ولایت فقیہ کا گہرائی اور تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا ہوا ہے۔ ان سوالات کا مقصد ان اہم مسائل کی نشاندہی کرنا تھا جو مسئلہ ولایت فقیہ کی وجہ سے ایران میں اور ایران سے باہر پیدا ہوئے ہیں۔ علماء وفقہاء کا فریضہ صرف یہ نہیں ہے کہ ناخواندہ عوام کے سیدھے سادے مسائل کا دو سطروں میں جواب دے دیں۔ مسائل جس قدر پیچیدہ اور گہرے ہوں گے ان کے جوابات بھی اتنے ہی ضروری ہوں گے اور اسی تناسب سے علماء وفقہاء کا فریضہ بھی سنگین ہوگا۔ آئمہ معصومین علیہم السلام کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تو یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ بعض اوقات انہوں نے انتہائی حساس حالات میں بھی بعض سائلوں کے مشکل سوالات کے جوابات انتہائی تحمل اور متانت کے ساتھ دیئے۔ جنگ جمل میں جنگ کی شدت کے وقت ایک اعرابی نے امیر المومنین علیہ السلام سے توحید کے بارے میں ایک سوال پوچھا۔ امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب نے اس کی سرزنش کی کہ یہ کونسا موقع ہے سوال کرنے کا۔ مگر امیر المومنین علیہ السلام نے انہیں روک دیا اور اس سائل کے سوال کا تفصیل سے جواب دیا۔

(معانی الاخبار صفحہ 6)

ولایت کے فرائض میں سے ایک فریضہ قوم کی رہنمائی ہے۔ ان سوالات میں جن مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے ان کے حوالے سے قوم کی رہنمائی کس کا فریضہ ہے؟ ظاہر سی بات ہے کہ ان سوالات اور مسائل کے بارے میں حقیقت کا اظہار آیت اللہ خامنہ ای کا ہی فرض ہے اس لئے کہ غلط فہمیوں یا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سوالات کاتعلق اس منصب سے ہے جس پر وہ فائز ہیں۔

یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ آیت اللہ خامنہ ای کا دفتر صرف کسی سربراہ مملکت کا آئینی دفتر نہیں ہے بلکہ ایک ایسے مرجع تقلید کا دفتر بھی ہے جنہیں ان کے ارادتمند، ان کے سامنے ''ولی امر مسلمین جہان'' کہتے ہیں اور وہ اس کی تردید بھی نہیں کرتے۔ اس لحاظ سے ان کی ذمہ داری اور بھی سنگین ہو جاتی ہے۔ فارسی میں ایک ضرب المثل ہے: ہر کہ بامش بیش برفش بیشتر: ''جس کی چھت بڑی ہوتی ہے اس کی برف بھی زیادہ ہوتی ہے''۔

ایک اور بات جو اس معاملے کی سنگینی میں اضافہ کر دیتی ہے یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس مسئلہ میں آیت اللہ خامنہ ای کی ذات کے حوالے سے بھی انتہائی غلو اور جذباتیت کا شکار ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے ہیں۔ ایسے بینرز (Banners) اور اشتہارات بھی شائع ہوتے رہے ہیں جن میں یہ کہا گیا کہ خامنہ ای کی ولایت مولا علی (علیہ السلام) کی ولایت کا تسلسل ہے، بعض لوگ یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ خامنہ ای کی ولایت کا منکر ولایت علی (علیہ السلام) کا منکر ہے۔ کیا ان جاہل اور غالی عقیدتمندوں کے ان جاہلانہ اور غالیانہ رویوں کا سد باب کرنا ضروری نہیں ہے؟ اگر ضروری ہے تو یہ کام آیت اللہ خامنہ ای کے سوا کون کرسکتا ہے؟

لیکن بدقسمتی سے ان کی طرف سے یا ان کی دفتر کی طرف سے ان سوالات کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر وہ فریضہ ولایت ادا کرتے ہوئے ان سوالوں کے جوابات عنایت فرما دیتے تو بہت سی الجھنوں کا خاتمہ ہوسکتا تھا۔ لیکن صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ ہمیں پہلے سے اندازہ تھا کہ ان کی سیاسی مجبوریاں ان سوالات کا جواب دینے میں آڑے آئیں گی۔ بہرحال ہم نے اتمام حجت کرنا تھا جو کر دیا۔ مومنین کی آگاہی کے لئے ان سوالات کا اردو ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔

ان سوالات میں جن مسائل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ بہت توجہ کے مستحق ہیں۔ قارئین سے بھی ہماری گزارش یہ ہے کہ اس تحریر کا مطالعہ جذباتی ہوکر کرنے کی بجائے ٹھنڈے دل اور دماغ سے ان پر غور کریں۔ ہمارے قومی المیوں میں سے ایک المیہ یہ بھی ہے کہ جہاں ہمیں ٹھنڈے دل و دماغ سے غور وفکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ہم جذباتی ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر اوقات علماء و مفکرین، عوام کے جذباتی ردعمل سے بچنے کے لئے بہت سے اہم مسائل پر لب کشائی نہیں کرتے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہماری اس اپیل کے باوجود بہت سے لوگ ضرور جذباتی ہو جائیں گے۔ یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ جذباتی ردعمل کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے۔ ایک دن آتا ہے جب کچھ لوگ ٹھنڈے دل و دماغ سے ان باتوں پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں جن کے بارے میں کبھی وہ جذباتی رویہ رکھا کرتے تھے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ولایت فقیہ: ایک وضاحت:

یہاں مسئلہ ولایت فقیہ کے حوالے سے ایک وضاحت ضروری ہے۔ مسئلہ ولایت فقیہ کے دو پہلو ہیں: ایک نظریاتی اور دوسرا عملی۔ جہاں تک نظریاتی پہلو کا تعلق ہے تو اس بات پر شیعہ فقہاء میں ہمیشہ اتفاق پایا گیا ہے کہ فقیہ کو غیر فقیہ پر ولایت حاصل ہے۔ لیکن اس بات میں ہمیشہ اختلاف رہا ہے کہ غیر فقیہ پر فقیہ کی ولایت کی حدود کیا ہیں اور یہ کہ اس ولایت کی رو سے فقیہ کے فرائض و اختیارات کیا ہیں۔ اس سلسلے میں تین نظریات پائے جاتے ہیں:

ایک یہ کہ فقیہ کو غیر فقیہ پر فتویٰ کی ولایت حاصل ہے۔ اس نظریئے کے مطابق ولایت فقیہ یہ ہے کہ غیر فقیہ اپنے دینی معاملات میں فقیہ سے فتویٰ طلب کرے، فقیہ کا فرض ہے کہ وہ فتویٰ دے اور غیر فقیہ کا فرض ہے کہ اس فتویٰ کے مطابق عمل کرے۔ اس نقطہ نظر کے مطابق ولایت فقیہ یہی ہے، اس کے سوا کچھ نہیں۔

دوسری رائے یہ ہے کہ فقیہ کو اختلافات کا فیصلہ کرنے کی ولایت (ولایت قضا) بھی حاصل ہے۔ یعنی اگر لوگوں میں جھگڑے اور اختلافات ہوں تو ان کا فرض ہے کہ وہ فقیہ کی طرف رجوع کریں اور ان کے اختلاف کا جو فیصلہ فقیہ کر دے دونوں فریق اسے تسلیم کریں۔

تیسری رائے یہ ہے کہ فقیہ کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں اسلام کو نافذ کرے۔ اگر اس کے پاس ایسا کرنے کی طاقت ہو تو ایسا کرنا ضروری ہے۔ آیت اللہ خمینیؒ اسی نظریئے کے قائل تھے۔ وہ اس سلسلے میں اس قدر آگے چلے گئے تھے کہ ان کی نظر میں ولی فقیہ کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے امام معصوم علیہ السلام کو دے رکھے ہیں۔ حالانکہ واضح سی بات ہے کہ اگر غیر فقیہ کو وہ ولایت حاصل نہیں ہے جو فقیہ ہونے کی وجہ سے فقیہ کو حاصل ہے تو غیر معصوم ہوتے ہوئے فقیہ کو وہ ولایت اور اختیارات کیسے حاصل ہو سکتے ہیں جو عصمت کی وجہ سے امام معصوم کو حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے نظریئے پر بحث و گفتگو کی بہت گنجائش ہے لیکن یہاں اس موضوع کی تفصیلات میں جانے کا موقع نہیں ہے۔ (مرگ برضد ولایت فقیہ کے نعرے میں بھی ولایت فقیہ سے مراد امام خمینیؒ کا نظریہ ولایت فقیہ ہے اور اصل میں یہ نعرہ ان سب مراجع و مجتہدین اور ان کے مقلدین کے خلاف لگایا جا رہا ہوتا ہے جو امام خمینیؒ کے نظریہ ولایت فقیہ کے حامی نہیں ہیں۔ یہ نعرہ لگاتے وقت سوچ لینا چاہیے کہ آپ اپنے مرجع کے خلاف مردہ باد کا نعرہ تو نہیں لگا رہے؟)

اب دوسرے پہلو، یعنی عملی پہلو کی طرف آتے ہیں۔ جو فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ فقیہ کو غیر فقیہ پر فتویٰ کی حد تک ولایت حاصل ہے، ان کے نظریئے کے مطابق ہر مرجع تقلید اپنے مقلد کا ولی فقیہ ہوتا ہے۔ ان فقہاء میں سے ہر فقیہ اب بھی اپنے مقلدین کا ولی فقیہ ہے۔ امام خمینیؒ نے اپنے نظریہ ولایت

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

فقیہ کی بنیاد پر ایران میں تحریک چلائی۔عوام کی حمایت سے ان کی تحریک کامیاب ہوئی۔انقلاب کے بعد امام خمینیؒ نے ایران میں ریفرنڈم کرایا اور ایرانی عوام کی بھاری اکثریت نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔اس طرح ایرانی عوام کے ریفرنڈم سے امام خمینیؒ کا نظریہ ولایت فقیہ ایران میں نافذ ہوگیا۔ظاہر سی بات ہے کہ اگر ایران کے عوام ریفرنڈم میں اسے مسترد کردیتے تو یہ ایران میں بھی نافذ نہ ہوسکتا۔

ولی فقیہ کا انتخاب بھی ایرانی عوام بالواسطہ انتخابات کے ذریعے کرتے ہیں۔ایرانی عوام کے براہ راست انتخابات سے مجلس خبرگان کے اراکین کا انتخاب ہوتا ہے اور مجلس خبرگان ولی فقیہ کا انتخاب کرتی ہے۔

اب جس نظام ولایت فقیہ نے ایران میں ایرانی عوام کے ریفرنڈم سے قانونی جواز حاصل کیا،اور جس ولی فقیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایرانی عوام کے انتخاب سے منتخب ہو،ظاہر سی بات ہے کہ اس نظام اور اس ولایت کا دائرہ کار بھی ایران کے اندر ہی محدود ہوگا۔ایرانی عوام اپنے ریفرنڈم سے پاکستان یا دنیا کے کسی اور ملک کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کرسکتے نہ ہی ایرانی عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والی مجلس خبرگان کسی اور قوم کے لئے رہبر کا انتخاب کرسکتی ہے۔

آخر میں قارئین محترم سے ایک بار پھر گزارش ہے کہ اس تحریر کا مطالعہ جذباتی ہوکر نہ کریں۔ جذباتی ہوکر ہم عدل نہیں کرسکتے۔اگر آپ اس تحریر کے بارے میں کوئی عادلانہ رائے قائم کرنا چاہتے ہوں تو اس کا مطالعہ بھی عدل کے ساتھ کیجئے۔اگر کسی کو ان معروضات سے اختلاف ہو،تو عادلانہ اور منطقی اختلاف ہر ایک کا بنیادی انسانی حق ہے۔ہم عادلانہ اور منطقی اختلاف رائے کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔اس کے باوجود اگر کوئی فرد یا گروہ جذباتی ردعمل کا اظہار کرے اور دلیل سے بات کرنے کی بجائے مختلف قسم کے لیبل چسپاں کرنے اور تہمتیں لگانے کو ہی اسلام کی خدمت سمجھتا ہو تو اسے کون روک سکتا ہے،ایسے لوگوں کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

11-6-2012

E-mail: syedniazm@yahoo.com

URL : www.drhamadani.com

www.drniazhamadani.blogspot.com

https://www.facebook.com/DrNiazMuhammadHamadani

Youtube: Ehsaantv

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب آیت اللہ العظمٰی سید علی الحسینی الخامنہ ای،
رہبر معظم اسلامی جمہوریہ ایران۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ آپ کو صحت اور سلامتی کے ساتھ طولِ عمر اور اسلام اور مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ بحق محمد وآل محمد۔

مسئلہ ولایت فقیہ سے متعلق کچھ سوالات آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ ان سوالات کے بارے میں لوگوں کے اذہان میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔ بعض لوگ جذباتی ہو کر ان کے بارے میں افراط وتفریط کا شکار بھی ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں شیعہ عوام میں تفرقہ اور اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں جو بعض اوقات بہت شدت اختیار کر جاتے ہیں۔

بعض لوگ اس الجھن کے حل کے لئے علماء سے ان سوالات کے جوابات دریافت کرتے ہیں مگر علما کے جوابات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابہام اور تشویش کے بادل برطرف ہونے کی بجائے مزید گہرے ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں صرف آپ ہی ان مسائل کے بارے میں پائے جانے والے ابہامات کو برطرف کر سکتے ہیں اس لئے کہ آپ منصب ولایت فقیہ پر فائز ہیں۔ سوالات یہ ہیں:

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

1۔کیا اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر اور ولی فقیہ کی ولایت اور حاکمیت صرف ایرانی عوام پر ہے یا دنیا بھر کے شیعہ عوام پر؟

2۔اگر اسلامی جمہوریہ ایران کے رہبر اور ولی فقیہ کو دنیا بھر کے شیعہ عوام پر ولایت حاصل ہے تو کیا یہ دوسرے ممالک اور دوسری اقوام کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں ہوگی جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران کے آئین کے آرٹیکل 152 کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران نہ کسی بیرونی طاقت کو ایران کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی اجازت دے گی نہ ہی دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں دخل دے گی۔اسی طرح آرٹیکل 154 میں بھی اس بات پر تاکید کی گئی ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران دوسری اقوام کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے مکمل اجتناب کرے گی۔

3۔چونکہ ولی اپنے زیر ولایت افراد کے مفادات کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے لہٰذا:

(الف) ایران سے باہر رہنے والے (غیر ایرانی) شیعہ عوام کے بارے میں ولی فقیہ کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں؟

(ب) دوسرے ممالک میں رہنے والے شیعہ عوام کے بارے میں ولی فقیہ اپنی ذمہ داریاں اور فرائض کیسے ادا کرے گا؟

(ج) ولایت فقیہ کے حوالے سے ایران سے باہر رہنے والے اہل تشیع کا فریضہ کیا ہے؟ بالفاظ دیگر وہ کس حد تک ولی فقیہ کی اطاعت وحمایت کے پابند ہیں؟

(ظاہر سی بات ہے کہ غیر ایرانی، بالفرض پاکستانی شیعہ، اگر اپنے ملک میں رہتے ہوئے ایران کے ولی فقیہ کی بلا چون و چرا اور غیر مشروط حمایت واطاعت کرکے اپنے ملک اور قوم سے اپنی وفاداری کو مشکوک بنا لیتے ہیں تو اس سے ان کے لئے جو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں ان کا آپ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں۔اس نکتے کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ پاکستان میں کئی ایسے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں کہ جب انقلاب ایران اور اسلامی جمہوریہ ایران کی حمایت کی وجہ سے مومنین کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تو، مرگ بر آمریکا کا نعرہ لگانے والے کئی حامیانِ انقلاب نے امریکہ میں جا کر سیاسی پناہ حاصل کی۔ذرا تصور کیجئے کہ ایک شخص مرگ بر امریکہ کا نعرہ لگا رہا ہے اور یہ نعرہ لگانے کے نتیجہ میں اس کی جان خطرے میں پڑ جاتی ہے اور وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اسی امریکہ کی پناہ حاصل کرتا ہے جس کی موت کا نعرہ لگا رہا ہوتا ہے۔کیا اس سے بڑھ کر اپنی اور اپنے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نعروں کی تذلیل کا تصور کیا جا سکتا ہے؟)

بنیادی طور پر یہ نکتہ بہت اہم ہے کہ ایک اسلامی حکومت کسی دوسرے ملک میں رہنے والوں کی ولایت اور سرپرستی کیسے کرسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَ ھَاجَرُوۡا وَ جَاھَدُوۡا بِاَمۡوَالِھِمۡ وَ اَنۡفُسِھِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ والَّذِیۡنَ آوَوۡا وَ نَصَرُوۡا اُولٰۤئِکَ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَاءُ بَعۡضٍ، وَالَّذِیۡنَ آمَنُوۡا وَ لَمۡ یُھَاجِرُوۡا مَا لَکُمۡ مِنۡ وِلَایَتِھِمۡ مِنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوۡا... (انفال:72)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ جنھوں نے (ان ہجرت کرنے والے مومنین کو) پناہ دی اور ان کی مدد کی وہ ایک دوسرے کے ولی ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے لیکن انہوں نے ابھی تک ہجرت نہیں کی تمہارے لئے ان کی کوئی ولایت نہیں ہے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں''۔

یہ آیت اسلامی حکومت اور اس میں رہنے والے اہل ایمان کو واضح طور پر یہ بتا رہی ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اور اسلامی معاشرے کی طرف ہجرت کرنے کی بجائے ابھی تک غیر اسلامی معاشرے میں رہ رہے ہیں تمہارے اور ان کے درمیان ولایت کا کوئی رشتہ نہیں ہے جب تک وہ ہجرت کر کے اسلامی معاشرے میں سکونت اختیار نہ کرلیں۔ اس آیت میں غیر اسلامی معاشروں میں رہنے والے اہل ایمان کو بھی یہ ترغیب دی جا رہی ہے کہ وہ اسلامی معاشرے کی طرف ہجرت کر جائیں۔

4۔ مرگ بر ضد ولایت فقیہ کے نعرے کی شرعی، قانونی اور اخلاقی حیثیت کیا ہے؟

(اگر کوئی شخص شیعہ اثنا عشری ہو، مذہب شیعہ کے تمام اصول دین اور فروع دین پر ایمان رکھتا ہو اور عمل کرتا ہو لیکن مسئلہ ولایت فقیہ پر (اجتہاداً یا تقلیداً) اختلاف رائے رکھتا ہو تو کیا وہ واجب القتل ہے کہ اس کی موت کا نعرہ لگایا جائے؟ کیا اس کی جان، مال، عزت اور ناموس محترم نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حکومت میں مرگ بر ضد ولایت نبی کا نعرہ نہیں لگتا تھا، امیر المومنین علیہ السلام کے دور حکومت میں مرگ بر ضد ولایت علی کا نعرہ نہیں لگتا تھا، تو پھر مرگ بر ضد ولایت فقیہ کا نعرہ ایک لغو اور بے معنی نعرہ نہیں ہو جاتا؟ کیا ولایت فقیہ کا مقام اور اس کی اہمیت ولایت نبی و علی (سلام اللہ علیہما) سے زیادہ ہے؟ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ اس نعرے کو تعقیباتِ نماز کا درجہ دے دیا گیا ہے اور ایران میں اور ایران سے باہر ولایت فقیہ کے حامی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نماز جماعت کے بعداور دیگر مذہبی اجتماعات میں یہ نعرہ لگانا ضروری سمجھتے ہیں۔کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ آپ ایک حکم صادر فرما کراس لغواور بیہودہ نعرے کوختم کر دیں؟)

5۔زیارت عاشورامیں ہم پڑھتے ہیں:

اِنِّی سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ

ترجمہ: میری ان لوگوں کے ساتھ صلح ہے جن کی آپ کے ساتھ صلح ہے
اوران لوگوں کے ساتھ جنگ ہے جو آپ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔

زیارت عاشورا کا یہ بظاہر چھوٹا سا جملہ ہمارے اوپر بہت سنگین ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اس جملے میں ہم حضرت امام حسین علیہ السلام سے عہد کرتے ہیں کہ ہم ہر محبّ حسین علیہ السلام سے محبت کریں گے، کچھ بھی ہو جائے کسی محبّ حسین (علیہ السلام) سے دشمنی اور جنگ نہیں کریں گے بلکہ ان کے ساتھ صلح اور سلامتی کے ساتھ رہیں گے، ہمارے ہاتھ اور زبان سے کسی محبّ حسین (علیہ السلام) کی جان، مال، عزت اور آبرو کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔لیکن کس قدر بدقسمتی کی بات ہے کہ بعض لوگ امام حسین علیہ السلام سے محبت اور عقیدت رکھنے والے شیعوں پر ضد انقلاب اور ضد ولایت فقیہ کا لیبل چسپاں کرکے، ان کی شخصیت اور عزت وآبرو پر حملے کرنے لگتے ہیں، ان کی کردار کشی کرنے لگتے ہیں، ان کے خلاف مردہ باد کے نعرے لگانے لگتے ہیں، ان کو ذہنی اور نفسیاتی اذیت پہنچاتے ہیں۔کیا یہ طرز عمل امام حسین علیہ السلام سے کیئے ہوئے اس عہد کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ اب اگر یہ کہا جائے کہ انقلاب اور ولایت فقیہ کا مخالف امام حسین علیہ السلام کا دشمن ہے تو اس پر انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے؟ کیا آپ اس سلسلے میں اپنے مقلدین اور ارادت مندوں کو کوئی رہنمائی دینا یا نصیحت کرنا پسند فرمائیں گے؟

(ظاہر سی بات ہے کہ ان کو کوئی نصیحت نہ کرنا اس ناپسندیدہ عمل میں ان کی حوصلہ افزائی اور تائید کے مترادف ہی سمجھا جائے گا۔)

6۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں معنوی کمال (روحانی ترقی) حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ لوگوں کے معاشی اور معاشرتی معاملات کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اس طرح چلائے تاکہ مادی اور معاشرتی معاملات فرد اور معاشرے کے روحانی ارتقاء میں رکاوٹ نہ بنیں۔اگر غیر اسلامی معاشروں میں، یا مغربی تہذیب کی یلغار کا نشانہ بننے والے اسلامی ممالک میں رہنے والے مومنین اسلامی جمہوریہ ایران کی طرف ہجرت کرنا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

چاہیں جہاں اسلام کی پر برکت تعلیمات اور ہدایات کو کسی حد تک (اگر چہ بہت کم اور محدود پیمانے پر)، نافذ کر دیا گیا ہے، تو کیا ولی فقیہ اور اسلامی جمہوریہ ایران ایسے افراد کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہوں گے اور انہیں ان کے ایرانی بھائیوں کے برابر سیاسی و معاشی و معاشرتی حقوق دیں گے؟

والسلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ

ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی

25-3-2012

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

خاتمہ

اس مقام پر ہم ولایت فقیہ کے حوالے سے ایک اور وضاحت دینا ضروری سمجھتے ہیں:
دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو طاقتور ہونے کو یا کسی طاقتور کی سر پرستی اور ولایت کو اچھا نہ سمجھتا ہو۔ اگر ایران سے باہر رہنے والے اہل تشیع کو ولایت فقیہ کا کوئی فائدہ ہو تو وہ اسے ضرور قبول کریں گے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ولایت فقیہ اور ولی فقیہ اپنی ذمہ داریوں کو واضح طور پر بیان کرے۔ ہم یہاں ایک مثال بیان کرتے ہیں جس سے ولایت کے مفہوم کی تصویر کافی حد تک واضح ہو کر سامنے آسکتی ہے۔

ہمارے پڑوس میں ایک نوجوان نے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد سپیشلائزیشن کے لئے امریکہ کا رخ کیا۔ وہاں اس نے سپیشلائزیشن کے ساتھ امریکی شہریت کی حامل ایک خاتون سے شادی بھی کر لی اور خود بھی امریکہ کی شہریت بھی حاصل کر لی۔ اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو بھی امریکہ بلا لیا۔ ان کے امریکہ چلے جانے کے چند ماہ بعد یہاں ان کے گھر پر قبضہ گروپ والوں نے قبضہ کرلیا۔ ان کے ایک عزیز یہاں رہتے تھے۔ انہوں نے انہیں اطلاع دے دی کہ آپ کے مکان پر قبضہ مافیا نے قبضہ کرلیا ہے۔ اس نوجوان نے امریکہ میں متعلقہ محکمہ میں شکایت کر دی کہ پاکستان میں ان کے مکان پر ناجائز قبضہ کرلیا گیا ہے۔ متعلقہ محکمے نے کاروائی کی اور اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر ان کا مکان قبضہ گروپ سے چھڑوالیا گیا۔ بعد از آن انہوں نے اس مکان کو مسجد کے طور پر وقف کر دیا۔

یہ ہوتی ہے ولایت۔ کیا ولایت فقیہ اور ولی فقیہ دنیا بھر میں رہنے والے اپنے زیر

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ولایت شیعہ عوام کے مفادات کی اس طرح حفاظت کرنے کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں؟ اگر ولایت فقیہ دنیا بھر کے شیعہ عوام کے جان و مال وعزت و ناموس کی حفاظت کا ایسا موٴثر انتظام کر سکیں تو دنیا کے کسی شیعہ کو ان کی ولایت کے زیر سایہ آنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

لیکن اگر ان کی ولایت کا مطلب صرف یہ ہو کہ لوگ ان کی تصویریں اٹھا کر جلوس نکالیں، اپنے وطن کے ساتھ اپنی وابستگی اور وفاداری کو مشکوک بنا لیں، مخالف فرقے کے انتہا پسندوں کی مسلح کاروائیوں کا نشانہ بنتے رہیں، لاشیں اٹھاتے رہیں، سخت سردیوں کی راتوں میں شہیدوں کے لاشے لے کر دھرنے دیتے رہیں اور ولی فقیہ کی طرف سے ان کی حمایت میں ایک بیان تک نہ آئے تو یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ولی فقیہ پر شرعاً لازم اور واجب ہے کہ اس مسئلہ پر اپنی پوزیشن واضح کرے اور اس خط میں اٹھائے گئے سوالات کا تسلی بخش جواب دے۔

اس سلسلہ میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر ولی فقیہ کی ولایت کا دائرہ کار ساری دنیا کے شیعہ عوام تک پھیلا ہوا ہے تو پھر ولی فقیہ کے لئے ایرانی ہونے کی شرط کا بھی خاتمہ کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ دائرہ حاکمیت اور دائرہ انتخاب کا ایک ہونا ضروری ہے۔ یہ کسی صورت میں درست نہیں ہے کہ حاکمیت کا اطلاق پوری دنیا پر ہو اور انتخاب صرف ایران سے۔

جیسا کہ ہم نے تمہید میں اشارہ کیا ہے کہ ایران کے آئین کے مطابق ولی فقیہ ایرانی عوام کے انتخاب سے منتخب ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ایرانی عوام اپنے براہ راست انتخابات سے مجلس خبرگان کے اراکین کو منتخب کرتے ہیں اور مجلس خبرگان ولی فقیہ کو منتخب کرتی ہے۔

اگر ولی فقیہ کی ولایت کا دائرہ ساری دنیا کے شیعوں تک پھیلا ہوا ہے تو پھر اسی تناسب سے دنیا کے دوسرے ممالک کے شیعہ عوام کے نمائندے بھی مجلس خبرگان میں لئے جائیں۔ مثال کے طور پر اگر ایران میں ایک ملین کی آبادی سے ایک نمائندہ مجلس خبرگان میں لیا جاتا ہے تو پاکستان کے شیعہ عوام میں سے بھی ہر ملین سے ایک نمائندہ مجلس خبرگان میں لیا جائے۔ اس طرح اگر پاکستان میں شیعہ عوام کی تعداد پانچ کروڑ ہے (جیسا کہ کچھ لوگوں کا گمان ہے، جو کہ غلط ہے) تو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مجلس خبرگان میں پاکستانی شیعہ عوام کے پچاس نمائندے ہونے چاہییں۔ اسی طرح دنیا کے تمام ممالک یا براعظموں میں سے ہر دس لاکھ شیعہ کا ایک نمائندہ مجلس خبرگان کا ممبر ہونا چاہیے۔

یہ انتہائی عجیب اور حیرت انگیز بات ہوگی کہ ایرانی مزدوروں، کسانوں اور ان پڑھ گھریلو خواتین کی رائے کو تو ولی فقیہ کے انتخاب میں اہمیت دی جائے مگر ایران سے باہر رہنے والے شیعہ خواہ وہ علماء، مجتہدین، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور اعلیٰ تعلیمیافتہ افراد ہی کیوں نہ ہوں، ان کی رائے نہ لی جائے۔ اس کا اس کے سوا اور کیا مطلب ہوسکتا ہے کہ ایرانی عوام کو دنیا بھر کے شیعہ عوام کا قائد اور رہبر چننے کا اختیار حاصل ہے۔ بالفاظ دیگر ایرانی مزدوروں اور کسانوں کو خواہ وہ ان پڑھ اور جاہل ہی کیوں نہ ہوں، حتیٰ کہ ان کی ان پڑھ بوڑھی عورتوں کو بھی دنیا بھر کے شیعہ عوام پر ولایت حاصل ہے خواہ وہ کتنے ہی بڑے عالم اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہی کیوں نہ ہوں۔ اسلام اور عقل کی میزان میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟ [1]

---

[1] ایران کے سرکاری نظریہ ولایت فقیہ کی وکالت کرنے والے ایک ادارے کی طرف سے چھپنے والے ایک رسالہ میں ایک مومن کا یہ سوال پڑھا کہ ولی فقیہ کا انتخاب کرنے والی کمیٹی میں کتنے پاکستانی ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا: ''اللہ تعالیٰ نے جو انبیاء بھیجے وہ سب انسانوں کے لیئے ہوتے تھے۔ اسی طرح ماضی میں جو مراجع تقلید ہوتے تھے جیسے آیت اللہ محسن حکیمؒ اور آیت اللہ خوئی،ؒ تو ان کا انتخاب کرنے والی کمیٹی میں کتنے پاکستانی ہوتے تھے؟''

یہ جواب درحقیقت ایک گمراہ کن مغالطہ ہے۔ انبیاء کا انتخاب عوام نہیں کرتے تھے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیئے جاتے تھے۔ اسی طرح ماضی اور حال میں مرجعیت کے مقام پر پہنچنے والے مجتہدین کا تقرر کوئی ایسی کمیٹی نہیں کرتی جس کے ارکان کا انتخاب عوام کے ووٹوں سے ہوتا ہو۔ یعنی ان کا انتخاب جمہوری طریقے سے نہیں ہوتا۔ لیکن ایران کے آئین کے مطابق ایران کا سیاسی اور حکومتی نظام جمہوری ہے جس میں تمام معاملات عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ولی فقیہ کا تقرر بھی مجلس خبرگان کرتی ہے جس کے ارکان کو ایرانی عوام براہ راست اپنے ووٹوں سے منتخب کرتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایرانی ولایت فقیہ خالص

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

آخر میں قارئین محترم سے ایک بار پھر، نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ اگر آپ اس اہم مسئلہ کے بارے میں کوئی عادلانہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو ہر قسم کی جذباتیت کو ایک طرف رکھ کر اس کتابچہ کے مندرجات پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں۔ جذباتیت آپ کو کبھی عادلانہ اور صحیح فیصلہ نہیں کرنے دے گی۔

جو قومیں بروقت صحیح فیصلے نہ کرسکیں ان کے غلط فیصلوں کی قیمت ان کی آئندہ آنے والی کئی نسلوں کو چکانی پڑتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ

ایرانی معاملہ ہے۔ اگر اس کا اطلاق ساری دنیا کے مومنین پر کرنا ہے تو ساری دنیا سے مومنین کے نمائندے مجلس خبرگان میں لینے ہوں گے۔ لیکن اگر مجلس خبرگان کے ارکان صرف ایرانی ہوں اور صرف ایرانی عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوں اور ولی فقیہ بھی ایرانی ہو تو پھر یہ بات سب کو سمجھ جانی چاہیے کہ یہ ولایت فقیہ بھی صرف ایران کے لیئے ہوگی۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com